2493

باسمه تعالیٰ ۷۹۴/ن

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں:

جن لوگوں کی عید کی نماز چھوٹ جائے یا لاک ڈاؤن میں جن لوگوں کے لیے حسب شرائط نماز عید کی کوئی صورت نہ بن سکے، وہ اگر چاہیں تو ۲ یا ۴/رکعت چاشت کی پڑھ سکتے ہیں؛ بلکہ پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ ۲۳/ رمضان کو دارالعلوم دیوبند سے نماز عید سے متعلق جاری شدہ فتوے (۱۱۳۴/ھ، ۱۶۹/تتمہ/ھ، سنہ: ۱۴۴۱ھ) میں صراحت ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ

(۱): یہ بعینہ چاشت کی نماز ہے یا چاشت کی طرح کوئی دوسری نماز ہے، درمختار میں صلی أربعاً کالضحی کہا گیا ہے۔ اور ملک کے بعض اہل علم نے بھی اپنی تحریرات میں یہی تحریر فرمایا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نمازِ چاشت نہیں ہے۔

(۲): دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا صرف ۲/رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں یا ۴/رکعت ہی پڑھنی چاہیے؟ میں نے جو کتابیں دیکھیں یا دیگر اہل علم کی جو تحریرات نظر سے گذریں، اُن میں ۴/رکعت ہی کا تذکرہ ہے، کسی نے ۲/رکعت کا تذکرہ نہیں کیا ہے!

امید ہے کہ دونوں سوالوں کا تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں گے۔

المستفتی:

(مفتی) محمد جنید، سنبھلی

خادم تدریس وافتا مدرسہ دارالعلوم جامع الہدیٰ

(وادیٔ ہدیٰ، مرادآباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۲۲/تتمہ/ن ۱۴۴۱ھ

الجواب وباللہ التوفیق:۔(۱): جن لوگوں کی نماز عید چھوٹ جائے اور کسی دوسری جگہ بھی اُنھیں نماز عید نہ مل سکے، نیز چند لوگ مل کر بھی حسب شرائط نماز عید نہ پڑھ سکتے ہوں یا لاک ڈاؤن میں جن لوگوں کے لیے کوشش کے باوجود نماز عید کی کوئی صورت نہ بن سکے تو ان کے لیے فقہا نے جو ۲ یا ۴/رکعت مستحب قرار دی ہیں، وہ نماز چاشت ہی ہے، کوئی دوسری نماز نہیں ہے۔ اور درمختار میں جو کالضحی فرمایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ نماز چاشت نہیں ہے؛ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز عید کی طرح اس میں تکبیرات زوائد نہیں کہی جائیں گی جیسا کہ علامہ شامیؒ نے ردالمحتار میں صراحت فرمائی ہے۔

قوله: "صلی أربعاً کالضحی": أي: استحباباً کما في القهستاني، ولیس هذا قضاء؛ لأنه لیس علی کیفیتها، ط. قلت: وهي صلاة الضحی کما في الحلبة عن الخانیة، **فقوله تبعاً للبدائع: "کالضحی": معناه أنه لا یکبر فیها للزوائد مثل العید** (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ۳: ۵۹، ط: مکتبة زکریا دیوبند، ۵: ۱۳۵، ت: الفرفور، ط: دمشق).

(۲): جب یہ نماز، نماز چاشت ہی ہے تو نماز چاشت کی کم از کم ۲/رکعت ہیں؛ جیسا کہ خود علامہ حصکفیؒ، درمختار میں چاشت کے بیان میں منیة المصلي کے حوالہ سے ذکر فرما کر آئے ہیں۔ اور امام محمدؒ نے بھی کتاب الاصل میں ۴/ر کی طرح ۲/ر رکعت کا بھی ذکر فرمایا ہے اور جامع المضمرات میں بھی ایسا ہی ہے؛ لہٰذا ۴/ر کی طرح ۲/رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں؛ البتہ افضل کم از کم ۴/رکعت ہیں۔ اور یہ نماز، نماز عید پڑھنے والوں کے لیے بھی (گھر پہنچ کر، گھروں میں) مستحب ہے جیسا کہ علامہ حصکفیؒ

نے اسی باب (باب العیدین) میں ذکر فرمایا ہے اور علامی شامیؒ نے وہاں اپنے حاشیہ (ردالمحتار) میں ۲/رکعت کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

(ونـدب أربع فصاعداً في الضحى) عـلـى الـصحيح من بعد الطلوع إلى الزوال، ووقتها المختار بعد ربع النهار، **وفي المنية: أقلها ركعتان** الخ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ٢: ٤٦٥، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٤: ٢٩١، ٢٩٢، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قـولـه: "وفـي الـمـنية: أقـلهـا ركـعتـانّ": نـقـل الشيـخ إسـمـاعيل مثله عن الغزنوي والحاوي والشرعة والسـمـرقـنـدية، وما ذكره المصنف مشى عليه في التبيين والمفتاح والدرر، ودليل الأول **"أنـه صـلـى الله عليه وسـلـم أوصى أبا هريرةؓ بركعتين"** كـمـا في صحيح البخاري، ودليل الثاني "أنه صلى الله عليه وسلم كان يصلي الـضـحـى أربـعـاً ويـزيـد ما شاء الله"، رواه مسلم وغيره، والتوفيق ما أشار إليه بعض المحققين أن الركعتين أقل المراتب، والأربع أدنى الكمال (رد المحتار).

(وإن تنفل بعدها في البيت جاز) ؛ **بل يندب تنفل بأربع** (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب العيدين، ٣: ٥١، ٥٢، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٥: ١١٦، ١١٧، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "بأربع": أو بركعتين، والأول أفضل كما في القهستاني (رد المحتار).

قـلـت: أرأيت الرجل يفوته العيد هل عليه أن يصلي شيئاً؟ **قال: إن شاء فعل، وإن شاء لم يفعل.** **قلت: فكم** يصلي إن أراد أن يصلي؟ قال: **إن شـاء أربع ركعات، وإن شاء ركعتين** (كتاب الأصل للإمام الشيبانيؒ، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ١: ٣٢٠، ط: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر).

فـإذا عجز عن صلاة العيد يستحب له أن يصلي ركعتين؛ لكن يجب (جامع المضمرات والمشكلات في شرح مختصر الإمام القدوريؒ، كتاب الصلاة، باب العيدين، ٢: ١٧٦، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)۔ **فقط والله تعالى أعلم۔**

محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ

(محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ)

۱۴۴۱/۱۰/۹ھ=۲۰۲۰/۶/۲ء، سہ شنبہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۴۴۱/۱۰/۹ھ

۱۴۴۱/۱۰/۹